

213606- گونگا بہرہ شخص نماز کیسے ادا کرے؟

سوال

میرا ایک دوست ہے وہ عربی نہیں جانتا، اور گونگا بہرہ بھی ہے، اسی لئے وہ قرآن مجید کی تلاوت نہیں کر سکتا، تو کیا نماز میں اس پر تلاوت کرنا واجب ہے؟ ایسی حالت میں وہ کس طرح نماز ادا کریگا؟

پسندیدہ جواب

شریعت میں عام قاعدہ ہے کہ: ”جو شخص کسی واجب کو ادا کرنے سے عاجز ہو جائے تو واجب ساقط ہو جاتا ہے، تاہم جس قدر واجب ادا کرنے کی استطاعت ہو، اسے بجالانا ضروری ہوتا ہے“، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ) بقدر استطاعت اللہ سے ڈرتے رہو۔ [التعاون: 16]

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو) متفق علیہ

اس بنا پر گونگا اور بہرہ فرد جو پڑھ نہیں سکتا، اس سے زبانی عبادات ساقط ہونگی، اور اگر تسبیح یا ذکر الہی کسی حد تک کر سکتا ہو تو پھر قراءت کی جگہ پر تسبیح اور ذکر الہی کریگا۔

اور اگر تسبیح وغیرہ بھی نہیں کر سکتا، اور نہ ہی اس کیلئے سیکھنا ممکن ہے تو قراءت کرنا اس سے ساقط ہو جائے گا، چنانچہ اس پر تلاوت کے بدلے میں کچھ اور پڑھنا لازمی نہیں ہوگا، اور اگر گونگا شخص تکبیر کہہ سکتا ہو تو تکبیر کے موقع پر تکبیر کہنا لازمی ہوگا۔

اور اگر یکسر کسی چیز کا تلفظ کرنا اس کیلئے ناممکن ہو تو نماز کے تمام زبانی اعمال اس سے ساقط ہو جائیں گے، اور ایسا شخص قیام و رکوع، اور سجدہ پر مشتمل عملی ارکان بجالائے گا۔

عام لوگوں کی طرح نماز کی نیت اپنے دل میں کر کے بغیر تلاوت کے کھڑا رہے، پھر رکوع اور سجدہ کرے، اور زبان سے کچھ پڑھنا اس کیلئے ضروری نہیں ہوگا۔

دائمی فتویٰ کمیٹی سے پوچھا گیا:

”جو شخص گونگا اور بہرہ ہے، یا بول لیتا ہے، لیکن سن نہیں پاتا، وہ نماز کیسے ادا کریگا؟“

تو کمیٹی نے جواب دیا:

”ایسا شخص اپنی استطاعت کے مطابق نماز پڑھے گا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی استطاعت سے بڑھ کر مکلف نہیں بناتا۔ [البقرہ: 286]

اور اسی طرح فرمایا:

(يَا أَيُّدِي اللَّهِ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرْجٍ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں ڈالنا چاہتا۔ [المائدہ: 6]

اسی طرح فرمان باری تعالیٰ ہے :

(يُرِيدُ اللَّهُ يَكْتُمَ الْاِيْمَانَ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے [البقرہ: 185]

اسی طرح فرمایا :

(فَاَلْتَقُوا اللَّهَ مُسْتَلْطَمَاتٍ)

ترجمہ: تمہارے اندر جتنی استطاعت ہو اس کے مطابق اللہ سے ڈرو۔ [التغابن: 16] "انتہی

"فتاویٰ اللجنة الدائمة" (6/403)

تاہم اس بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے کہ کیا ایسی صورت حال میں گونگے بہرے شخص کو تلاوت و اذکار کے وقت اپنی زبان کو حرکت دینی ہوگی یا نہیں؟

چنانچہ "الموسوعة الفقهية" (19/92) میں ہے کہ :

"جو شخص تلفظ کی استطاعت گونگے ہونے یا کسی اور وجہ سے نہ رکھتا ہو تو قوی عبادات اس سے ساقط ہو جائیں گی، اس پر تمام فقہائے کرام کا اتفاق ہے۔

تاہم اس بارے میں فقہائے کرام کا اختلاف ہے کہ : تکبیر اور قراءت کے وقت زبان کو خالی حرکت دینا واجب ہے یا نہیں؟

چنانچہ مالکی، حنبلی، اور احناف کے صحیح موقف کے مطابق : گونگے شخص پر زبان کو حرکت دینا واجب نہیں ہے، بلکہ ایسا شخص دل میں نماز کی تکبیر کہے گا؛ کیونکہ زبان کو خالی حرکت دینا،

فضول حرکت ہے، اور شریعت میں اس کا حکم بھی نہیں ہے۔

جبکہ شافعی فقہائے کرام کے ہاں گونگے شخص پر زبان، ہونٹ، اور کونے کو تکبیر کے وقت قدر امکان حرکت دینا واجب ہے، یہی حکم اسکے تشدد، سلام سمیت تمام اذکار کا ہے، ابن رفعہ

کہتے ہیں : اگر زبان وغیرہ کو حرکت دینا بھی ممکن نہ ہو تو مریض شخص کی طرح دل سے ادائیگی کی نیت کرے گا۔

لیکن شافعی فقہاء کی یہ بات ظاہری طور پر ایسے گونگے پن کیلئے ہے جو بعد میں پیدا ہوا ہے، البتہ پیدائشی گونگے کیلئے زبان کو حرکت دینا واجب نہیں ہے "انتہی

اس مسئلے میں جمہور کا موقف زیادہ بہتر ہے کہ زبان کو حرکت دینا بھی ساقط ہے۔

ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"چنانچہ اگر [نمازی] گونگا ہو، یا زبان سے تکبیر کہنا اس کیلئے ناممکن ہو، تو تکبیر کہنا اس سے ساقط ہو جائے گا، ۔۔۔ اور اس کیلئے تلاوت کی جگہوں پر زبان کو حرکت دینا لازم نہیں ہوگا۔۔۔،

کیونکہ بغیر کسی تلفظ کے زبان کو حرکت دینا فضول عمل ہے، شریعت میں اس کا حکم نہیں دیا گیا، چنانچہ نماز میں ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا، جیسے کہ بدن کے دیگر اعضا کو فضول حرکت دینا جائز

نہیں ہے "انتہی مختصراً

"المعنی" (2/130)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور جو شخص قراءت اور ذکر نہ کر سکے، یا گونگا ہو تو وہ اپنی زبان کو خالی حرکت نہیں دے گا، بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ زبان کو خالی حرکت دینے سے نماز باطل ہو جائے گی تو یہ موقف زیادہ بہتر

ہوگا؛ کیونکہ یہ فضول حرکت ہے، جو کہ خشوع و خضوع کے خلاف ہے، اور شرعی طریقہ کار میں اضافہ کے مترادف ہے "انتہی

"الفتاویٰ الکبریٰ" (336/5)

خلاصہ :

گوونگا شخص نماز کے جو ارکان ادا کر سکتا ہے، انہیں بجالانے گا، اور تکبیر، تلاوت فاتحہ، رکوع و سجود، اور تشہد کے اذکار وغیرہ اور ان جیسے جن امور کو بجالانے سے عاجز ہو تو وہ اس سے ساقط ہو جائیں گے۔

گوونگے شخص کیلئے یہ حکم تمام حالات میں ہے، چنانچہ جن امور کو بجالانے سے گوونگا عاجز ہے، ان کے متعلق باز پرس نہیں ہوگی۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

گوونگے اور بہرے شخص میں مجموعی حواس میں سے دو حواس کم ہوتی ہیں، یعنی: سماعت، اور گویائی، تاہم ایسے شخص کے پاس بصارت موجود ہے، چنانچہ دین اسلام کے جن امور کو بصارت کے ذریعے سیکھ لے تو یہ امور اس سے ساقط نہیں ہونگے، اور جن امور کو بصارت کے ذریعے بھی سیکھ نہ سکے تو اس سے ساقط ہو جائیں گے۔

اس لئے اگر گوونگا شخص کچھ بھی سمجھ نہیں سکتا، تو ہم کہیں گے: اگر اس کے والدین مسلمان ہوں، یا ان میں سے کوئی ایک مسلمان ہو تو اس کا حکم بھی ان کے مطابق ہوگا، اور اگر وہ عاقل، بالغ ہو اور اپنے معاملات کا خود ہی کفیل ہو تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، تاہم مسلمانوں کے درمیان رہنے کی وجہ سے اس پر ظاہری طور پر اسلام کا حکم لاگو ہوگا، اور اس حکم کا اشاروں وغیرہ کی مدد سے کچھ نہ کچھ ادراک کیا جائے گا۔۔۔ ”انتہی“
”لقاء الباب المفتوح“ (11/22)، مکتبہ شاملہ کی خود کار ترتیب کے مطابق

مزید کیلئے سوال نمبر: (17793) کا جواب بھی ملاحظہ کریں

واللہ اعلم.